مولانا سیف اللہ حقانی
مدرس و فاضل دارالعلوم حقانیہ

بقیۃ السلف شہید علم حضرت الاستاذ

مولانا محمد علی صاحبؒ

استاذ فقہ دارالعلوم حقانیہ

برصغیر کی سب سے بڑی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند نے اگر ایک طرف اسلامی دنیا کی بہترین علمی خدمات انجام دئے اور نامور سپوت پیدا کئے تو دوسری طرف اس میدان میں مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور بھی سباق الغایات رہا۔ چنانچہ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے بھی ملت اسلامیہ کی جلیل القدر علمی و اشاعتی خدمات انجام دیں۔ اگر دارالعلوم دیوبند نے حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ۔ مولانا حسین احمد مدنیؒ حکیم الامت تھانویؒ جیسے جامع الصفات باکمال اشخاص اور رجال کار پیدا کئے تو مظاہر العلوم سہارنپور نے بھی حضرت مولانا خلیل احمد انبیٹھوی صاحب بذل المجہود فی حل ابی داؤد اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا جیسی نامور ہستیاں پیدا کیں۔ ان نامور ہستیوں میں ایک ہمارے مربی محسن عظیم فقیہہ استاد محترم حضرت مولانا محمد علی نوراللہ مرقدہ بھی ہیں۔

آپ ایک جید، نڈر، ممتاز عالم دین اور لایخافون لومۃ لائم کے صحیح مصداق تھے۔ اور بیک وقت محدث و مفسر و فقیہہ و نحوی و صرفی اور اصولی الغرض ہر فن میں اعلیٰ مہارت کے مالک تھے۔ تقریر نہایت فصیح اور دلنشیں تھی۔ طلبہ میں آپ زیادہ محبوب تھے اور اپنی خداداد صلاحیت کی بنا پر تادم آخر دارالعلوم حقانیہ کی مسند تدریس پر براجمان و رونق افروز رہے۔ اور فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ اخیرین کے درس سے فارغ ہوتے ہی درسگاہ حقانیہ ہی میں اس دار فنا کو خیرباد کہہ کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور یہ مادر علمی دارالعلوم حقانیہ پر حق تعالیٰ کی خصوصی نعمت و عنایت رہی کہ استاذ محترم حضرت مولانا محمد علیؒ جیسے باکمال اور مخلص اساتذہ کرام کی ایک جماعت فراہم کردی۔ ان فرشتہ صفت جماعت اساتذہ کی وجہ سے آج دارالعلوم حقانیہ کی شان و مقام قابل رشک ہے۔ اللہم زد فزد۔

مرحوم نہایت متواضع اور طلبہ کے ساتھ نہایت بے تکلف اور ان پر ماں باپ جیسے مہربان تھے۔ مگر اس کے باوجود اسباق اور امتحانات میں آپ کسی طالب علم کی ادنیٰ رعایت بھی روا نہیں رکھتے تھے۔ امتحانات

میں سختی کرنے پر آپ طلبہ دارالعلوم میں بہت مشہور تھے۔ اور یہ آپ کا نمایاں وصف تھا۔ بارہا آپ کو دیکھا گیا ہے کہ امتحان ہال میں نقل یا دیگر بے راہ روی کی وجہ سے آپ طالب علم کو مار مار کر باہر نکال دیتے اور اسی وجہ سے دارالعلوم کے امتحانات کافی نظم و نسق سے ہوتے تھے۔ امتحانات کے نتیجہ میں آپ لا یخافون لومۃ لائم کے وصف کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ اپنے خادم خاص اور قریب ترین طالب علم کو بھی بلا جھجک فیل کرتے جب کہ وہ پاس کرنے کے قابل نہ ہوتا۔

شاگردوں سے بے پناہ محبت تھی۔ اسی وجہ سے تلامذہ اور ان کے درمیان تکلف نام کا بھی نہیں تھا۔ طلبہ کو اپنی جیب سے کھلایا کرتے تھے۔ اور طلبہ بھی بکثرت آپ کی دعوتیں کیا کرتے تھے اور بے تکلفی اور محبت و شفقت کی بنا پر وہ بھی دعوت کے لئے کہا کرتے تھے۔ مگر کھانا بہت کم تناول فرماتے۔ ایک بار میں نے بے تکلفی سے کہا۔

حضرت! دعوت کے لئے کہتے ہیں مگر کھاتے نہیں۔

فرمایا۔ ہم اخلاص دیکھنا چاہتے ہیں کھانا نہیں۔

حضرت دامت برکاتہم کی ظرافت و خوش طبعی بے مثال تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ کسی غرض سے آپ نے عبدالخیل اور رکھڈہ خیل ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کا سفر کیا۔ جس میں دارالعلوم کے سابق استاد حضرت مولانا فضل مولیٰ صاحب کے علاوہ دارالعلوم کے بعض طلباء بھی ہمراہ تھے۔ مجھے بھی اس موقعہ پر رفاقت و خدمت کا خوب موقعہ ملا۔ مرحوم ظرافت و خوش طبعی، اجتماعی معاملات، رفقاء کے حقوق، آداب سفر، مزاج شناسی، تواضع اور حسن اخلاق کے ایک حسین پیکر بن کر سامنے آئے۔

اپنی مثالی علمی پختگی کی وجہ سے تادم واپسیں دارالعلوم حقانیہ میں ترمذی شریف ج ۲، طحاوی شریف، ہدایہ اخیرین وغیرہ اعلیٰ کتابیں پڑھاتے رہے۔ اور بالآخر حقانیہ ہی میں حقانی آسمان کا یہ درخشندہ ستارہ ۱۹۸۰ء میں بالآخر موت کا شکار ہو گیا۔

آخر میں آپ کے بارے میں اپنا وہ تاثر نذر قارئین کرتا ہوں جو الحق کے سوالنامہ کے جواب میں ۱۹۷۲ء میں احقر نے قلمبند کیا تھا۔ احقر نے آپ سے ہدایہ اخیرین، طحاوی شریف اور ترمذی شریف ج ۲ وغیرہ کتابیں پڑھی ہیں۔ آپ تمام فنون میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ متعلقہ کتب ایسے طرز سے پڑھاتے ہیں کہ اسباق دل کی گہرائیوں میں بٹھا دیتے ہیں۔ آپ بڑے مشفق و متقی تھے۔ اور نہایت متواضع۔ کسی قسم کی دھمکی اور نا ہموار فضا آپ کے قدموں کو جادہ حق سے ڈگمگا نہ سکی۔ آپ بھی اخلاق و کردار اور عبادات و اطوار میں اکابر کا جیتا جاگتا نمونہ تھے۔

مختصر سوانح | حضرت الاستاذ کی مختصر سوانح۔ استاذ محترم الولد سر لابیہ کے صحیح مصداق مدیر الحق حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم استاد حدیث دارالعلوم حقانیہ سے سنئے:-

آپ ۱۹۸۰ء کے الحق کی ادارتی تحریر میں رقمطراز ہیں۔

مولانا مرحوم ۱۹۱۹ء میں بمقام شالفین ضلع سوات ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد کا نام مولانا عنایت اللہ صاحب تھا۔ اسی خاندان کے حضرت مولانا سید احمد صاحب عرف شالفین صاحب حق المتوفی مکہ معظمہ سابق مدرس دارالعلوم حقانیہ آپ کے ماموں تھے۔ ان کی وفات کے بعد آپ نے تقریباً تیس برس قبل دارالعلوم حقانیہ کی تدریس کے فرائض سنبھالے۔ اور بہت جلد طبقہ علیا کے ممتاز اساتذہ میں شمار ہوئے۔

ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ کے علماء سے حاصل کی پھر ۱۹۴۳ء میں آپ نے مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ لیا تین سال رہ کر وہاں کے اساتذہ سے تکمیل علوم کی۔ کچھ عرصہ سہارنپور کے ایک دارالعلوم میں تدریس کی۔ آٹھ سال تک حکمت آباد کے مولانا میاں مسرت شاہ صاحب مرحوم کے ہاں تدریس میں مشغول رہے۔ اس کے بعد دارالعلوم حقانیہ ہی کے ہو کر رہے۔

مولانا محمد علی صاحبؒ اکابر علماء کی نظر میں | شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم۔ ۱۹۸۰ء میں دارالعلوم کے دارالحدیث ہال میں تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے مولانا مرحوم کو شہید علم قرار دیا۔ اور فرمایا کہ مولانا مرحوم مجسمہ اخلاق تھے۔ ہمارے ساتھ معاملہ بھائیوں سے بھی بہتر رہا۔ دارالعلوم میں آپ نے تکلفانہ زندگی گذاری۔ طلباء اور اساتذہ سے بے تکلف تھے۔ ہر فن کی ہر کتاب پڑھانے میں ماہر تھے۔ حدیث میں ان کو دسترس حاصل تھی۔ فقہ کی اہم کتاب ہدایہ پچیس سال پڑھاتے رہے۔ نیز فرمایا حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد علی مرحوم کے علمی کمالات، اخلاق، دینداری، حسن سلوک کی نظیر ملنا مشکل ہے۔

استاذ حدیث استاذ محترم مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم

۱۹۸۰ء کے الحق کے اداریہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ مولانا مرحوم ایک مثالی استاذ علم وعمل کی ایک جامع شخصیت اور علوم نبویہ کے عاشق زار تھے۔ آپ کی طلباء سے بے تکلفی اور شفقت مثالی تھی۔ اور اس کے ساتھ ضبط وڈسپلن اور امتحانات میں سخت گیری اور طلبہ کے احتساب کی بھی مثال نہیں۔ ان کی وفات سے نہ صرف دارالعلوم بلکہ پورا ملک عہد سلف کے ایک معیاری نمونہ اور مثالی شخصیت سے محروم ہو گیا۔

حضرت مولانا مفضل اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت

آپ نے اپنے تعزیتی خط میں لکھا۔ حضرت مرحوم کی وفات پورے ملک بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کے لئے ایسا زبردست نقصان ہے جس کا تدارک ، تلافی مشکل ہے۔ وہ ایک مخلص متقی باعمل عالم فقیہہ تھے۔

توجہ فرمائیے: بعض کرم فرما اپنے مضامین بھدّے قسم کے ٹائپ میں تحریر فرماتے ہیں جو صاف پڑھے نہیں جاتے۔ ازراہ مہربانی مضامین روشنائی سے اور قلم سے تحریر فرمائیے اور ہر صفحہ کے حواشی اسی صفحہ پر لکھئے!